تعلیمی نظام میں اصلاحات کی ضرورت

ڈاکٹر حمیرا صادق قریشی

مصنفہ کا تعلق درس و تدریس سے ہے مصنفہ نے پی ایچ ڈی اردو لسانیات میں کیا ہوا ہے





تعلیمی نظام کسی ملک یا مقام کی نظریاتی اور فکری حیثیت کا تعین کرتا ہے جس ملک کے شہری تعلیم کے زیور سے آراستہ نہیں کیے جاتے اس ملک کی ترقی، بے شمار وسائل کے باوجود نہ صرف مشکل ہے بلکہ ناممکن ہے۔ کئی ممالک قدرتی وسائل سے مالا مال ہے لیکن پھر بھی ان کی کثیر آبادی، معیاری تعلیم سے محرومی کی وجہ سے، تیسری دنیا میں رہ رہے ہیں۔ جس کی بڑی وجہ ناقص نظام تعلیم ہے۔ جدید دنیا میں، یہ بلاشبہ تعلیم ہی ہے جو کسی قوم کی خوشحالی کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی برادری میں اس ملک کی طاقت اور مقام کا تعین کرتی ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں ایک اچھا، منظم اور جدید تعلیمی نظام ہوتا ہے، جبکہ پاکستان سمیت بیشتر ترقی پذیر اور پسماندہ ممالک اس شعبے میں پیچھے ہیں۔ جاپان کی مثال لے لیں تیسری جماعت تک بچوں کو ایک ہی مضمون سکھایا جاتا ہے اور وہ ''اخلاقیات'' اور ''آداب'' ہیں۔ نیلسن منڈیلا نے کہا تھا:۔

''کسی قوم کو تباہ کرنے کیلئے ایٹم بم یا میزائل کی ضرورت نہیں صرف ان کے تعلیمی نظام کے معیار کو گرانے اور طلبا کو امتحانات میں نقل کرنے کی اجازت دینے سے یہ مقصد پورا ہوسکتا ہے۔"

منڈیلا کا یہ قول یونیورسٹی آف ساؤتھ افریقہ کے داخلی گیٹ پر واضح طور پر لکھا ہوا ہے

آج بھارت اور بنگلہ دیش تعلیمی لحاظ سے ہم سے کہیں کے مطابق ہمارا لٹریسی ریٹ ۵۸.۹ % ہے، جبکہ بھارت میں ۷۷.۷ %، بنگلہ دیش میں ۷۴ % ہے حقیقت یہ ہے کہ جس قوم میں تعلیم، صحت اور تعمیر کے شعبے کمرشل بنیادوں پر چلائے جائیں وہ قوم کبھی ترقی نہیں کرسکتی۔

پاکستان میں تعلیمی نظام مختلف جہتوں اور اقسام پر مبنی ہے۔ یہاں مغربی طرز کے تعلیمی ادارے اور مدارس ہیں۔ مدارس کے طلبہ کو دیگر اسلامی تعلیمات کے ساتھ اسلام، قرآن اور سنت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور مغربی طرز کی تعلیم، سکولوں اور کالجوں میں پڑھائی جاتی ہے۔ تعلیم کی یہ دو اقسام بنیادی طور پر ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ پھر تدریس کے ذرائع کے لحاظ سے مزید تقسیم ہے۔ اردو بمقابلہ انگلش میڈیم، سرکاری اور پرائیویٹ سکول۔ آٹھویں جماعت تک کے پرائیویٹ سکولوں میں مختلف نصاب ہوتے ہیں جبکہ سرکاری سکولوں میں طلبہ کو مختلف قسم کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ مزید برآں، پرائیویٹ سکولوں کو مزید دو مختلف زمروں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے جو کہ سماجی درجہ بندی کی وجہ سے ہے، جو اعلیٰ درجے اور نچلے درجے کے سکولوں پر مبنی ہیں۔ تعلیمی نظام میں یہ تقسیم قوم کی تقسیم یعنی طبقاتی اختلافات کو گہرا کرنے کا باعث بنتی ہے۔ اس کے علاوہ، ملک میں تعلیم کا معیار منفی طور پر متاثر ہوتا ہے کیونکہ مدرسہ سے سند یافتہ طلبہ انگریزی نہیں سمجھتے۔ ناقص تعلیم کی فراہمی کی وجہ سے، انگلش میڈیم سکولوں میں طلبہ انگریزی زبان، نصاب کی بنیادی زبان ہونے کے باوجود بھی نہیں سمجھتے۔ ہمارے ملک میں امتحانی نظام بھی مسائل سے پاک نہیں ہے۔ طلبہ اپنے پرچہ جات کو لکھنے کے دوران غیر قانونی اور غیر منصفانہ ذرائع کا سہارا لیتے ہیں۔ مزید برآں، ان امتحانی پرچوں کو چیک کرنے کے لیے، جو ابی شیٹ اساتذہ کو بھیجی جاتی ہیں، جو اکثر اوقات یہ پرچے خود چیک نہیں کرتے۔

نیلسن منڈیلا نے کہا تھا:۔

"کسی قوم کو تباہ کرنے کیلئے ایٹم بم یا میزائل کی ضرورت نہیں صرف ان کے تعلیمی نظام کے معیار کو گرانے اور طلبا کو امتحانات میں نقل کرنے کی اجازت دینے سے یہ مقصد پورا ہو سکتا ہے۔"

طلبا میں فون کا استعمال اتنا زیادہ ہو گیا ہے کہ وہ پڑھائی کی بجائے کئی کئی گھنٹے فون کے استعمال میں اپنا وقت ضائع کرتے ہیں۔ اقوام متحدہ نے دنیا بھر کے تعلیمی اداروں میں اسمارٹ فونز لے جانے پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا ہے تا کہ بچوں کے سیکھنے کی صلاحیت بہتر ہو سکے اور وہ آن لائن بدزبانی سے بچ سکیں۔ اقوام متحدہ کے تعلیم، سائنس اور ثقافت کے ادارے یونیسکو کی جانب سے جاری ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ایسے شواہد موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ موبائل فونز کا بہت زیادہ استعمال تعلیمی کارکردگی کو متاثر کرتا ہے۔ موبائل فونز پر زیادہ وقت گزارنے سے بچوں کے جذباتی استحکام پر بھی منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں عالمی ادارے کے مطابق ڈیجیٹل انقلاب میں متعدد مواقع چھپے ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ اس کے خطرات پر بھی بات کی جا رہی ہے۔

رٹا کلچر ہمارے تعلیمی نظام میں سنگین مسئلہ ہے سائنسی اور دیگر دقیق مضامین کے سمجھنے کی پہلو پر بہت کم توجہ دی جاتی ہے۔ اس کے نتیجے میں، طلبہ تجزیاتی اور تنقیدی مطالعات میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔ رٹے کو دی جانے والی اہمیت نمبروں کو دی جانے والی ترجیح کی وجہ سے ہے۔ ہر گلی میں سکول کے نام کے ساتھ ٹاپرز کے بینرز سے سجائے گئے ہوتے ہیں۔ جو طلبہ کے ذہنوں میں یہ تاثر پیدا کرتے ہیں کہ اگر انہوں نے اچھے نمبر

حاصل نہیں کیے تو انہیں کالجوں میں داخلہ نہیں ملے گا۔ نتیجتاً رٹا کلچر پروان چڑھتا ہے۔ اس طرح 'سیکھنے' کے بجائے 'مارکس' کی تعریف کی جاتی ہے اور 'گریڈز' کو ترجیح دی جاتی ہے۔

ہم نے عظیم مشن اور مقدس فریضے کا قبلہ تبدیل کر کے، اسے انڈسٹری اور مال کمانے کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ حکومت نے بار بار کے مطالبے کے بعد اب تعلیم کا بجٹ بمشکل چار فیصد کیا ہے جبکہ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں یہ ۳۰ سے ۴۰ فیصد تک ہے لیکن افسوس کہ اس کا کوئی ادارہ ایسا نہیں جو مسائل اور بحران کا شکار نہ ہو۔ بحیثیتِ مجموعی ہماری قوم اور خصوصاً نوجوان نسل فکری، اخلاقی اور عملی انحطاط و انتشار کا شکار ہے۔ اس کی



سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارا نظامِ تعلیم ایسا ناقص اور فرسودہ ہے کہ نہ تو قومی و ملکی ضروریات کو پورا کر رہا ہے اور نہ ہی آئینی و نظریاتی تقاضوں سے ہم آہنگ ہے۔ یہ بے سمت بھی ہے اور طبقاتی بھی۔ یہ ہمارے نوجوانوں میں یکجہتی، ہم آہنگی، محبت و اخوت، ایمان و یقین، دیانت داری، حب الوطنی، شرافت و اخلاق اور رواداری جیسے اعلیٰ اوصاف پیدا نہیں کر رہا، اور پیشہ ورانہ اہلیت و کمال کو بھی اس درجے پر نہیں لا رہا جس کی اِس وقت اشد ضرورت ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنے تعلیمی مقاصد اور تعلیمی معاملات کو ایسے ماہرینِ تعلیم کے ذریعے درست کرنے کی کوشش کریں جو پیشہ ورانہ اہلیت و صلاحیت اور تجربے کے ساتھ قومی سوچ، ملّی جذبے، حب الوطنی، اچھی شہرت اور مضبوط اخلاق و کردار کے حامل ہوں سوال یہ ہے کہ نظامِ تعلیم اور نظامِ امتحانات میں کس طرح اصلاحات لائی جائیں؟ ہم نے طویل عرصے تک ایک سالہ نظامِ امتحانات کو بھی آزما کر دیکھ لیا اور سمسٹر سسٹم کو بھی، لیکن اس کے باوجود ہم تعلیمی مقاصد کے حصول میں ناکام رہے۔ ہم نظامِ امتحانات کی ساری خرابی کو نظامِ تعلیم یا درسی

کتابوں تک محدود کر دیتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس خرابی میں سیاسی، سماجی اور معاشی عوامل بھی کارفرما ہیں۔ ہماری اخلاقی اقدار نے زوال کے باعث ہر شعبہ زندگی کو متاثر کیا ہے۔ اس صورت حال میں نظام امتحان کس طرح محفوظ رہ سکتا ہے۔ نظام تعلیم میں اصلاح کیے بغیر نظام امتحانات میں اصلاح ممکن نہیں۔ نظام تعلیم میں مقصدیت کو فروغ دے کر اس کی ضروریات کا مسلسل تنقیدی اور تجزیاتی نقطہ نظر سے جائزہ لیا جانا چاہیے۔ نظام تعلیم کو نظام معیشت سے ہم آہنگ کرنا اور درسی کتابوں کی افادیت کا مسلسل جائزہ لے کر اسے حالات سے ہم آہنگ بنانا ضروری ہے۔ قرآنِ حکیم کی تعلیم لازمی قرار دینے پر حکومتِ وقت کو مبارکباد کی مستحق ہے۔

ہمیں اپنے تعلیمی نظام کو موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق بنانے کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات ہنگامی بنیادوں پر کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکے:۔

تعلیمی نصابات کو نظریہ پاکستان، قومی اخلاق و روایات اور اسلامی تہذیب و تمدن کا آئینہ دار ہونا چاہیے، تاکہ ایک پاکیزہ اور صاف ستھرا با اخلاق، صحت مند اور ہنر مند معاشرہ وجود میں آ سکے۔ نظام امتحانات کے لیے اصلاح کا سب سے اہم فیکٹر اساتذہ اور متعلقہ حکام کا خلوص اور ارادہ ہے۔

تعلیمی اداروں کو تجارتی بنیادوں پر نہ چلایا جائے۔ بہتر ہے کہ حکومت پرائیویٹ اداروں کے ساتھ ملکر تعلیمی اداروں کا انتظام چلائے۔ اساتذہ میرٹ پر بھرتی کئے جائیں اور ان کی تنخواہ بھی مناسب ہو۔ نقل کرنے پر سخت سزا دی جائے۔ فرسودہ نظام تعلیم ختم کر کے بامقصد تعلیم پر زور دیا جائے، جس سے ملک کی معیشت ترقی کر سکے۔ تمام اسکولوں میں انگلش کی تعلیم پہلی جماعت سے دی جائے، پرائمری تعلیم پر بھرپور توجہ دی جائے کیونکہ اس عمر میں بچے کی شخصیت بنتی ہے۔ پرائمری لیول پر بھی بچوں کو اپنی اقدار کی تعلیم دی جائے، تاکہ بڑے ہو کر وہ اچھے شہری بن سکیں اور ملک کی ترقی میں بہتر کردار ادا کر سکیں۔ تعلیم کیلئے جدید ٹیکنالوجی، آن لائن کلاسز اور جدید سافٹ ویر سے مدد لی جائے۔ پروجیکٹ پر مبنی تعلیم کو پروموٹ کیا جائے۔ پیشہ ورانہ، تکنیکی اور فنی تعلیمی نظام کو فروغ دیا جائے تاکہ وہ طالب علم جو سیکنڈری تعلیم کے بعد مالی مشکلات کی وجہ سے اعلیٰ تعلیم حاصل نہیں کر سکتے وہ فوراً روزگار حاصل کر کے ملکی معیشت میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ اساتذہ اور طالب علموں کو ترقی یافتہ ملکوں میں جدید ٹیکنالوجی اور مہارت سیکھنے کیلئے بھیجا جائے، تاکہ اسے اپنا کر ملک کی ترقی کیلئے کام کیا جا سکے۔ پاکستان میں اساتذہ کی تکریم اور ان کے معاشرتی مقام کو بلند کرنے کے لیے حکومتی سطح پر تمام ضروری اقدامات اٹھائے جائیں۔ قومی تعلیمی پالیسی پر عملدرآمد کے لیے ایک آزاد اور خودمختار تعلیمی کمیشن بنایا جائے، جو نہ صرف خامیوں کی نشاندہی کرے، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ عملدرآمد کے لیے تجاویز اور لائحہ عمل تیار کرے اور ان کے نفاذ کو اپنی نگرانی میں یقینی بھی بنائے۔ نیز تعلیم کے اندر سیاسی اور بیرونی مداخلت کو روکنے کے لیے قانون سازی کی جائے۔ تعلیم گاہوں کو ہر قسم کی سیاسی اور بیرونی مداخلت سے پاک رکھا جائے۔ میرٹ اور معیار پر داخلوں اور بھرتیوں کو یقینی بنایا جائے۔

تعلیمی نصابات کو نظریہ پاکستان، قومی اخلاق و روایات اور اسلامی تہذیب و تمدن کا آئینہ دار ہونا چاہیے، تاکہ ایک پاکیزہ اور صاف ستھرا با اخلاق، صحت منداور ہنر مند معاشرہ وجود میں آسکے۔ نظام امتحانات کے لیے اصلاح کا سب سے اہم فیکٹر اساتذہ اور متعلقہ حکام کا خلوص اور ارادہ ہے۔ یہ صورت حال قابل غور ہے کہ جو امتحان لیا جائے اس کی مکمل اور معیاری تدریس بھی لازمی ہو، تدریس کا دورانیہ مکمل ہو، نصاب کی تکمیل مکمل ہو، طلبا میں سیاق وسباق کے ساتھ مطالعے کی عادت کو اپنانے پر زور دیا جائے تاکہ ان میں فہم و فراست پیدا ہو سکے۔



ہمیں چاہئے کہ ہم ہر شعبہ میں تعلیم کے ذریعہ جدید ٹیکنالوجی کو اپنائیں۔ ماہرین ریسرچ کریں کہ ملک کی ترقی کیلئے کن کن شعبوں میں اصلاحات کی ضرورت ہے۔ ہمارا زرعی ملک ہے۔ یہاں دنیا کا سب سے بڑا نہری نظام ہے، مگر افسوس ہمیں زراعتی اشیاء ایکسپورٹ کرنے کی بجائیدوسرے ملکوں سے امپورٹ کرنی پڑ رہی ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک اگر ایک ایکٹر میں ۵۰ من گندم پیدا کر رہے ہیں تو ہم اس سے آدھی بھی پیدا نہیں کر پاتے۔ آج آئی ٹی اور انڈسٹریل دور ہے ہمارا پڑوسی بھارت ان شعبوں میں ترقی کرتے ہوئے کہاں سے کہاں پہنچ گیا، لیکن ہم آج کے دور میں بھی سوئی تک چین سے امپورٹ کرتے ہیں۔ ہم جب ایٹم بم بنا سکتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ دوسرے شعبوں میں ترقی نہیں کر سکتے، اس کی اہم وجہ فرسودہ اور ناکارہ تعلیمی نظام ہے۔ کہ تعلیم چونکہ نہ تجارت ہے اور نہ انڈسٹری۔ یہ اصلاحِ معاشرہ کا مقدس ترین ذریعہ ہے۔ اسے حکومت کی سرپرستی اور نگرانی کی ضرورت ہے۔ کہ قومی اداروں کی اصلاح کے ساتھ ساتھ نجی تعلیمی اداروں کو بھی اس نظام اور انہی قوانین کا پابند بنایا جائے جن کا اطلاق سرکاری اداروں پر ہو رہا ہے، تاکہ یکساں نظام قائم ہو سکے اور ایک ہی قومی سوچ پروان چڑھ سکے۔

فروری ۲۰۲۵

ہماری مطبوعات

نمبر شمار	مطبوعات	زبان	قیمت پاکستانی روپے	قیمت امریکی ڈالر
1	بانیٔ اعظم محمد علی جناح اقتباسات از تقاریر 1947ء تا 1948ء (مجلد)	انگریزی	150/-	$-05
2	بانیٔ اعظم محمد علی جناح اقتباسات از تقاریر 1947ء تا 1948ء (پیپر بیک)	انگریزی	150/-	$-05
3	بانیٔ اعظم محمد علی جناح اقتباسات از تقاریر 1947ء تا 1948ء (پیپر بیک)	اردو	350/-	$-17
4	بانیٔ اعظم محمد علی جناح (تصویری البم) 1876ء تا 1948ء (مجلد)	انگریزی	350/-	$-17
5	بانیٔ اعظم محمد علی جناح (تصویری البم) 1876ء تا 1948ء (پیپر بیک)	انگریزی	350/-	$-17
6	بانیٔ اعظم کے سو اقوال	انگریزی	100/-	$-04
7	اقوال قائد (پیپر بیک)	انگریزی	50/-	$-03
8	بانیٔ اعظم کے بیانی محرکاتی جائزے	انگریزی	400/-	$-15
9	جناح اسلامی کاسمو (لارج پیپر بیک)	انگریزی	250/-	$-10
10	عبادت مسنونہ مترجمہ	انگریزی	250/-	$-10
11	عبادت تصویری البم	اردو	250/-	$-10
12	پاکستان ورثہ کی کرنیں	انگریزی	200/-	$-04
13	پاکستان کی داستان 1947ء تا 2006ء (مجلد)	انگریزی	450/-	$-17
14	پاکستان کی داستان 1947ء تا 2006ء (پیپر بیک) (مجلد)	انگریزی	400/-	$-15
15	پاکستان کی کہانیاں	انگریزی	250/-	
16	پاکستان کی لوک داستانیں	انگریزی	50/-	$-02
17	آئینہ پاکستان ایک نظر میں	انگریزی	2000/-	$-120
18	پاکستان کے قومی تہوار (تاریخی پس منظر، رسوم و رواج)	انگریزی	1000/-	$-20
19	پاکستان کی مساجد کی تاریخ (پیپر بیک بڑا سائز)	انگریزی، عربی، فرانسیسی، اردو	500/-	$-20
20	تاریخ پاکستان بڑا سائز	انگریزی	2500/-	$-125
21	پاکستان کے 75 سال	انگریزی	50/-	
22	قائد کی باتیں	انگریزی	200/-	$-12
23	قائد کا گھر	انگریزی	200/-	$-08
24	کلمہ طیبہ کا مفہوم اور پاکستان (اردو انگریزی بنگالی)	انگریزی	100/-	$-04
25	مسلم ممالک میں پہلی آمد پاکستان (اردو انگریزی بنگالی)	انگریزی	100/-	$-04
26	اسلامی معاشرتی کردار	اردو	15/-	$-01
27	مسنون دعائیں (حصن المسلم سے انتخاب)	اردو	100/-	$-04
28	مسنون دعائیں (مجلد، رنگین)	انگریزی	615/-	$-60
29	بانیٔ پاکستان (کثیر رنگی)	اردو	500/-	$-60
30	بانیٔ اسلام (کثیر رنگی)	اردو	350/-	$-17
31	بانیٔ اعظم (کثیر رنگی)	اردو	500/-	$-60
32	بانیٔ پاکستان (کثیر رنگی)	اردو	500/-	$-60
33	بانیٔ اسلام (کثیر رنگی)	اردو	500/-	$-60
34	بانیٔ اسلام کا بچپن (کثیر رنگی)	اردو	400/-	$-60
35	بانیٔ اسلام (کثیر رنگی)	اردو	500/-	$-60
36	بانیٔ اسلام (کثیر رنگی)	اردو	400/-	$-60
37	بانیٔ اسلام (کثیر رنگی)	اردو	400/-	$-60
38	بانیٔ اسلام 2018ء (کثیر رنگی)	اردو	400/-	$-60
39	بانیٔ اسلام کی بیٹیاں (کثیر رنگی)	اردو	400/-	$-15
40	بانیٔ اسلام (کثیر رنگی)	اردو	400/-	$-60
41	بانیٔ اسلام (گتہ شدہ)	اردو	100/- فی جلد	
42	بانیٔ اسلام (کارٹون)	اردو		
43	بانیٔ اسلام کے اسم گرامی (کثیر رنگی)	اردو	10/-	
44	بانیٔ اسلام (گتہ شدہ)	اردو	100/- فی جلد	
45	بانیٔ اسلام (کارٹون)	اردو		
46	پاکستان کا پرچم	انگریزی	200/-	$-120

رابطہ برائے خریداری

منیجر: ڈائریکٹوریٹ جنرل آف الیکٹرانک میڈیا پبلی کیشنز، بی۔ایف بلڈنگ نمبر ۱، ریڈیو پاکستان، اسلام آباد، پاکستان۔ فون: 051-9252182 فیکس: 051-9252176



ڈائریکٹوریٹ آف الیکٹرانک میڈیا اینڈ پبلی کیشنز، اسلام آباد

ریجنل آفس: 291 اے، ایم اے جوہر ٹاؤن لاہور۔